



بسم الله الرحمن الرحيم!

مجھ کو کہنے سے جن کو مار نہیں

ان کی باتوں کا کوئی اعتبار نہیں

مورچہ ۱۹ مارچ ۱۹۵۲ء مسلمانان چنیوٹ کا ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس میں خطیب پاکستان قاضی احسان احمد صاحب صدر مجلس احرار اسلام صوبہ پنجاب نے بعنوان ”تحفظ قسم نبوت و استحکام پاکستان“ ملت اسلامیہ کے اجتماع عظیم سے ایک پر حقائق خطاب فرمایا۔ جس میں علاوہ دیگر اہم مسائل مثلاً تجارتی و معاشرتی معاملات میں حدود شریعت کی پابندی، میدان جہاد کے لئے تیاری، اندرونی و بیرونی دشمنان پاکستان کی سرکوبی کے آپ نے قادیانی امت خصوصاً مرزا محمود اور چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی کی ملکی و ملی غدار یوں کو نہایت شرح و سطر سے طشت از بام کیا۔ خطیب پاکستان کے حقائق افروز ارشادات سے سامعین بیحد متاثر ہوئے۔ مگر اس سے قادیانی امت کے گھر صف ماتم بچھ گئی۔ اپنی واضح غدار یوں کی ناکام پردہ پوشی کے لئے قادیانی امت نے ایک اشتہار شائع کر دیا۔ وہ اشتہار کیا ہے۔ دجل و فریب کی ایک مجسم تصویر ہے۔ حضرت قاضی صاحب قبلہ کی تقریر سننے والے حضرات قادیانی امت کا یہ نام نہاد اشتہار پڑھ کر حیران اور انگشت بدنداں ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا یہی وہ دروغ آمیز نبوت ہے کہ جس کے دام تزدیر میں یہ لوگ ناحق گرفتار ہیں۔ پناہ بخدا سچ ہے۔

شرم و حیا قصہ پارینہ بنے ہیں

اشرار و باطل نے عجب جال بنے ہیں

قادیانی امت کی مسلم لیگ دشمنی

مسلم لیگ کے متعلق قادیان کے خانہ ساز نبی کا فتویٰ:

.....۱ میں مسلم لیگ کو پسند نہیں کرتا۔

.....۲ مسلم لیگ کی راہ ایک خطرناک راہ ہے۔

.....۳ مجھے مسلم لیگ سے بغاوت کی بو آتی ہے۔

.....۴ میں مسلم لیگ کی سیاست کو خطرناک سمجھتا ہوں۔

مرزا محمود خلیفہ قادیان کا فتویٰ

”سیاسی واقعات کا مطالعہ کرنے والا جانتا ہے کہ آپ (مسلم لیگ کے متعلق حضرت

مسح موعود) کا خیال کس طرح لفظ بلفظ پورا ہوا۔“ (سیرۃ مسیح موعود ص ۷۲)

چنانچہ واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ اب مسلم لیگ بھی اسی سیلف گورنمنٹ کے حصول کی طرف جھک رہی ہے۔ جس کا انگریز مدت سے مطالبہ کر رہی تھی۔ (یعنی آزادی)

وطن) گودکھاوے کے لئے لفظوں میں کچھ فرق رکھا ہو۔ غرضیکہ گوصوبہ کے ایک بڑے اور ذمہ دار حاکم نے اس بات پر زور بھی دیا کہ مسلم لیگ سے نقصان نہیں ہوگا۔ لیکن مسیح موعود نے یہی جواب دیا کہ اس (مسلم لیگ) کا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔ آخر ایسا ہی ہوا۔“ (برکات خلافت از مرزا محمود ص ۵۷)

۱۹۴۶ء کا الیکشن اور قادیانی امت کی پوزیشن

شائع کردہ اشتہار میں قادیانی امت نے لکھا ہے کہ: ”جن ایام میں احمدی مسلم لیگ کو منظم کرنے میں پیش پیش تھے۔ ان ایام میں احراری مخالف تھے۔“

..... ۱..... پہلا جواب تو یہ ہے کہ مجلس احرار کوئی مسیح موعود یا خلیفہ مصلح موعود ہونے کی مدعی نہیں کہ اس کا ہر قول و فعل یا فیصلہ خالی از خطایا معصوم ہو۔ ملت کے دو فرد یا روحانی باپ کے دو بیٹوں میں ایک اجتہادی یا سیاسی نظریہ کا وقتی اختلاف تھا جو بالکل ختم ہو گیا۔ فلا اعتراض!

..... ۲..... جواب یہ ہے کہ جب آپ کے نبی مسلم لیگ کی مذمت اور مخالفت کا فتویٰ دے چکے ہیں اور اس فتویٰ کی مرزا محمود تصدیق بھی کر چکے ہیں تو پھر آپ کی کیا پوزیشن ہے۔ بتلایئے وہ جھوٹے ہیں یا آپ؟ درحقیقت دونوں ہی جھوٹے۔

..... ۳..... جواب یہ ہے کہ جب بقول ۱۹۴۶ء کے الیکشن میں احمدی مسلم لیگ کو منظم کرنے میں پیش پیش تھے تو پھر مرزا محمود نے یہ نفاق آمیز اعلان کیوں کیا کہ: ”یہ سال چونکہ پارٹی سسٹم پر الیکشن کا پہلا سال ہے۔ اس لئے اس دفعہ الیکشنوں میں سخت گڑ بڑ ہو رہی ہے۔ احمدیہ جماعت کے لئے خاص طور پر مشکلات ہیں۔ کیونکہ ان کو نہ مسلم لیگ نے شامل کیا ہے اور نہ زمیندار لیگ نے۔ ہاں بعض احمدی افراد کے ساتھ یونینسٹ پارٹی نے تعاون کیا ہے۔ مثلاً یوینسٹ پارٹی نے نواب محمد دین اور چوہدری انور حسین کو ٹکٹ دیا ہے۔..... لیگ احمدیوں کی مخالفت کر رہی ہے۔“ (رقم فرمودہ مرزا محمود الفضل ج ۳۳ نمبر ۲۵ ص ۱، مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۴۶ء)

..... ۴..... جواب یہ ہے کہ قادیانی امت نے جماعتی طور پر مسلم لیگ کے امیدواروں کو نظر انداز کر کے ان امیدواروں کے حق میں ووٹ دینے کا کیوں فیصلہ کیا جو کہ مسلم لیگ کے مقابلہ میں مسلم لیگ کو شکست دینے کے لئے کھڑے ہوئے تھے اور یہ امیدوار یونینسٹ، زمیندار لیگ اور آزاد امیدوار تھے۔ کیا قادیانی مذہب میں مسلم لیگ دوستی کا یہی معیار ہے؟ شرم، شرم، شرم!

..... ۵..... جواب یہ ہے کہ تحصیل بٹالہ کے حلقہ میں مسلم لیگ نے اپنا ایک نہایت ہی مخلص امیدوار سید بہاؤ الدین (شہید پاکستان) کو کھڑا کیا تھا۔ مگر قادیانی امت نے مسلم لیگ دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے مسلم لیگ امیدوار کے مقابلہ میں اپنا ایک خانہ ساز امیدوار مجاہد بخارا کا قاتل فتح محمد نامی کو کھڑا کر دیا اور اپنے اس امیدوار کو کامیاب بنانے کے لئے قادیانی امت خصوصاً

مرزا محمود نے سر توڑ کوشش کی اور چوہدری سر ظفر اللہ خان نے بھی مسلم لیگ کے مخالف ہی کو ووٹ دیا۔ چنانچہ قادیانی امت کا خصوصی مناد الفضل لکھتا ہے کہ: ”حضرت خلیفۃ المسیح ووٹ دینے کے لئے پولنگ سٹیشن پر تشریف لے گئے اور چوہدری فتح محمد صاحب کے حق میں ووٹ دیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد و حضرت مرزا شریف احمد، آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب نے بھی آج ووٹ دیا۔“ (الفضل ج ۳۳ نمبر ۳۲ ص ۱، مورخہ ۶ فروری ۱۹۴۶ء)

نوٹ: کیا قادیانی امت کی مخصوص دشمنی میں ”پیش پیش“ ہونے کے معنی دجل و فریب اور دشمنی ہی کے ہیں۔

### حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی اور ختم نبوت

قادیانی امت نے اپنے دجل آمیز اشتہار میں ایک یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ کیا حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی ختم نبوت کے منافی نہیں ہے؟ عرض ہے کہ ختم نبوت کا واضح مفہوم یہ ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد کوئی جدید نبی پیدا نہیں ہوگا۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ”چونکہ آئندہ کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے پہلے نبی کے تابع جب دجل کا کام کریں گے تو وہی دجال کہلائیں گے۔“ (جیسے کہ مرزا قادیانی اور آپ کی امت) (تلفیحات ج ۳ ص ۲۰۰ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۱۳۱)

۲..... دوسرا جواب مرزا قادیانی کی خود نوشت جنم پتری میں ملاحظہ فرمائیے۔  
مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ”اس طرح پر میری پیدائش ہوئی..... میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی..... پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔“

(تزیان القلوب ص ۱۵۷، خزائن ج ۱۵ ص ۱۷۹)

نوٹ: مرزا قادیانی بقول خود خاتم الاولاد تھے۔ اس معنی کہ آئندہ کوئی جدید پیدائش نہیں ہوئی۔ ورنہ پہلے آپ کے بہن بھائی زعمہ موجود تھے۔ پس آنحضرت ﷺ بھی خاتم الانبیاء ہیں۔ بایں معنی کہ حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا اور حضرت مسیح علیہ السلام پہلے نبی ہیں جو کہ حضور علیہ السلام کے فرمان کے مطابق احیائے دین کے لئے قرب قیامت تشریف لائیں گے اور یہ وہ حقیقت کبریٰ ہے کہ جس پر مرزا قادیانی بھی ۵۲ سال تک قائم رہے۔ (بماہین ہمدیہ ص ۵۰۵، خزائن ج ۱ ص ۱۰۵۹۳)

آخر میں دعا ہے کہ خداوند عالم قادیانی امت کو ہدایت دے اور قبول اسلام کی توفیق عنایت فرمائے۔ تاکہ سرزمین پاکستان اس تخریب پسند اور غدار گروہ سے پاک ہو۔ آمین!

الہی خیر دور فتنہ آخر زماں آیا

رہے ایمان و دیں سالم کہ وقت امتحاں آیا